علمِ شہریت کے بنیادی تصورات
(The Basic Concepts of Civics)

خاندان (Family)

مفہوم

مشہور یونانی مفکرارسطو نے کہا تھا کہ'' انسان معاشرتی حیوان ہے۔'' معاشرے کے اندر رہ کر اس کو بے شمار لوگوں اور اداروں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ماں، باپ، بھائی، بہن، شوہر اور بیوی سب تعلقات اس کی زندگی کا لازمی حصہ بنتے ہیں۔ خاندان سب سے اولین اور قدیم انسانی ادارہ ہے جو ہر دور میں کسی نہ کسی صورت میں موجود رہا ہے۔

تعریف

ارسطو (Aristotle)

بقول ارسطو: ''جو شخص معاشرے سے الگ تھلگ ہو کر رہتا ہے وہ دیوتا ہے یا حیوان۔'' اس نے خاندان کو ایک قدرتی ادارہ قرار دیا ہے جس کی بنیاد انسانی ضروریات پر ہے۔ معاشرے کا کوئی بھی فرد اپنی تمام ضروریات تنہا پورا نہیں کر سکتا، لہٰذا وہ خاندان کی تشکیل کرتا ہے۔

پروفیسر میک آئیور (Prof. MacIver)

پروفیسر میک آئیور کے مطابق: ''خاندان ایک ایسا گروہ ہے جو جنسی رشتے کی بنیاد پر وجود میں آتا ہے۔ وہ اس رشتے کو بچوں کی پیدائش اور تربیت کے لیے ضروری اور پائیدار سمجھتا ہے۔''

ہم کہ سکتے ہیں کہ خاندان دو افراد (میاں اور بیوی) کے باہمی تعلق سے وجود میں آتا ہے اور اس کو بنانے کی وجہ افزائشِ نسل، معاشی تسکین اور معاشرتی ہمدردی حاصل کرنا ہے۔

خاندان کی اقسام (Types of Family)

خاندان کی اقسام کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

1- پدرسری خاندان (Patriarchal Family)

پدرسری خاندان میں مرد کو مرکزی حیثیت اور اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ حسب اور نسب مرد کی طرف سے منسوب ہوتا ہے۔ باپ کنبے کا سربراہ ہوتا ہے۔ کنبے کی معاشی کفالت اسی کے سپرد ہوتی ہے۔ پوری دنیا میں پدرسری خاندان مقبولیت کے لحاظ سے پہلے درجے پر ہے۔

2- مادرسری خاندان (Matriarchal Family)

مادرسری خاندان میں عورت یا بیوی سربراہ کنبہ ہوتی ہے۔ بیٹیاں خاندان کی وراثت کی حق دار ہوتی ہیں۔ دورِ حاضر میں اس

قسم کے خاندان دنیا بھر میں بہت کم ہیں۔ بھارت اور تبت کے بعض غیر ترقی یافتہ قبائل میں مادرسری نظام آج بھی رائج ہے۔

3- مشترکہ خاندان (Joint Family)

جن خاندانوں میں اکٹھے رہنے کا رواج ہوتا ہے وہ مشترکہ یا مخلوط خاندان کہلاتے ہیں۔ دادا دادی، پوتا پوتی اور چچا، چچی وغیرہ سب اس میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ خاندانی نظام زیادہ تر ترقی پذیر ممالک میں رائج ہے۔

4- علیحدہ خاندان (Conjugal Family)

جہاں شوہر، بیوی اور بچے الگ سے رہ رہے ہوں، وہ علیحدہ خاندان کہلاتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں اس خاندان کی طرف لوگوں کا رجحان بہت زیادہ ہے۔

5- یک زوجگی خاندان (Monogamous Family)

اس قسم کے خاندان میں مرد صرف ایک عورت سے شادی کرسکتا ہے۔ دورِ حاضر میں یہ نظام سب سے زیادہ مقبول ہے۔ اس نظام کے تحت والدین، بچوں کی تعلیم و تربیت بہترین طریقے سے کرتے ہیں۔ بعض ممالک میں مرد قانونی طور پر صرف ایک شادی کرنے کا پابند ہے اور پہلی بیوی کی موجودگی میں وہ دوسری شادی نہیں کرسکتا۔ پاکستان کے عائلی قوانین کے تحت مرد کو بیوی کی اجازت کے بغیر دوسری شادی کا حق حاصل نہیں۔

6- کثیر زوجگی خاندان (Polygamous Family)

اگر کسی شخص کی بیک وقت کئی بیویاں ہوں تو اسے کثیر زوجگی نظام سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے بھی بعض حدود و قیود کے ساتھ چار شادیاں کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ تاہم یہ شرائط اتنی کڑی ہیں کہ ان کو پورا کرنا بے حد مشکل ہے۔

خاندان کی اہمیت (Importance of Family)

1- افزائشِ نسل

نسلِ انسانی کی بقا خاندان کا سب سے بنیادی فریضہ ہے۔ جب مرد اور عورت خاندان کی تشکیل کرتے ہیں تو ان کی سب سے پہلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ان کی نسل بڑھے۔ خاندان افزائشِ نسل کا پروقار عمل جاری رکھتا ہے اور نسلِ انسانی کی بقا قائم رہتی ہے۔

2- بچے کی پرورش

بچہ جب اس دنیا میں آتا ہے تو وہ بے بس و لاچار ہوتا ہے۔ اگر اس کو خاندان کی محبت اور توجہ نہ ملے تو وہ چند گھنٹوں میں ہی مر جائے۔ ویسے بھی انسانی بچے کی پرورش ایک طویل اور صبر آزما کام ہے۔ اس کو خوراک، لباس اور تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ خاندان اس کو یہ سب چیزیں مہیا کرتا ہے۔

3- تعلیم و تربیت

بچے کی اولین درس گاہ ماں کی گود ہوتی ہے۔ بچے کی شخصیت پر ماں باپ کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ بچے کی اخلاقی تعلیم و تربیت کا سارا دارومدار اس خاندان پر ہوتا ہے، جہاں وہ پرورش پاتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ وہ جو رویہ اختیار کرتا ہے، دراصل وہ اس نے

اپنے خاندان سے ہی سیکھا ہوتا ہے۔ الغرض بچے کی ابتدائی تعلیم و تربیت خاندان ہی کرتا ہے۔

4- معاشی کفالت

خاندان بچے کی معاشی کفالت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ بچہ اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ خود کما کر اپنی ضروریات پوری کرے۔ والدین ہر طرح کی تکالیف برداشت کر کے اپنے بچوں کی معاشی کفالت کرتے ہیں، تاکہ وہ معاشی فکر سے آزاد ہو کر اپنی تعلیم حاصل کریں اور مفید شہری بنیں۔

5- ثقافتی ورثے کی منتقلی

دنیا کے ہر معاشرے کے اعتقادات، نظریات اور رسومات ہوتی ہیں، جو نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں۔ خاندان منتقلی کے اس عمل کو بڑے احسن طریقے سے پورا کرتا ہے۔ خاندان کے اندر رائج اقدار و تصورات سے بچہ پوری طرح متاثر ہوتا ہے۔ یہ ثقافتی ورثہ اس کے ذہن میں منتقل ہو جاتا ہے۔ جب وہ بڑا ہو کر عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے تو اس ورثے کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

6- اطاعت کا درس

اطاعت کا درس بچہ خاندان سے ہی حاصل کرتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ پورے خاندان کے افراد سربراہِ کنبہ کی اطاعت کرتے ہیں تو وہ بھی اس کا اثر قبول کرتا ہے۔ جب بڑا ہو کر وہ مختلف قوانین اور افراد کی اطاعت کرتا ہے تو یہی سبق اس کے کام آتا ہے۔ وہ اعلیٰ شہریت کے اوصاف سے مزین ہو جاتا ہے۔ اخوت، اطاعت اور ایثار و قربانی کا درس خاندان سے سیکھتا ہے۔

فرد اور معاشرہ
(Individual and Society)

معاشرہ انگریزی زبان کے لفظ سوسائٹی (Society) کا ترجمہ ہے جو لاطینی زبان کے لفظ سوشس (Socius) سے اخذ کیا گیا ہے جس کے لغوی معنی دوست، مددگار یا ساتھی کے ہیں۔ گویا معاشرہ سے مراد لوگوں کا گروہ یا مجموعہ ہے۔ جب ہم معاشرے کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو ہمارے خیال میں معاشرے میں انسان کی تمام علمی و ادبی، تہذیبی و ثقافتی، اخلاقی و روحانی، سیاسی، معاشرتی، معاشی، منظم و غیر منظم سرگرمیاں اور محبت و نفرت سب طرح کے تعلقات شامل ہوتے ہیں۔

تعریف

مختلف مفکرین نے معاشرے کی تعریف اس طرح کی ہے:

1- ابنِ خلدون (Ibn-e-Khaldoon)

مشہور مفکر اور ماہر عمرانیات ابنِ خلدون معاشرے کو ایک نامیاتی جسم سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ان کے مطابق معاشرے کی اپنی شخصیت ہوتی ہے۔ معاشرہ بچپن، جوانی اور بڑھاپے کی باقاعدہ منازل طے کرتا ہے اور اسی دوران مختلف حالات و واقعات سے متاثر ہوتا ہے اور عروج سے زوال کی طرف جا کر اپنی طبعی موت مر جاتا ہے۔

2- پروفیسر ٹی۔ایچ گرین (Professor T.H. Green)

معاشرے میں کھلاڑیوں کے علاوہ کھیل کا میدان بھی شامل ہے یعنی وہ صرف افراد کو معاشرے میں شامل نہیں سمجھتا بلکہ اس جگہ

کو بھی معاشرے میں شامل کر دیتا ہے، جہاں افراد رہتے ہیں۔

-3 لارڈ برائس (Lord Bryce)

''افراد کا وہ مجموعہ جو مشترکہ مقاصد کی خاطر مل جل کر زندگی بسر کر رہا ہو معاشرہ کہلاتا ہے۔''

-4 پروفیسر میک آئیور (Prof. MacIver)

''معاشرہ ایک مخصوص انسانی گروہ ہے جو کافی مدت سے مشترکہ طور پر زندگی کی منازل منظم ہو کر طے کر رہا ہو اور اس کی بدولت گروہ کے افراد خود کو ایک وحدت سمجھیں۔''

مختصراً ہم کہ سکتے ہیں کہ'' معاشرہ افراد کا ایسا وسیع گروہ ہے جو اپنے اراکین کی ضروریات پوری کرتا ہے اور افراد اس کے بدلے میں بعض قواعد وضوابط، رسم ورواج کی پابندی کر کے معاشرے کی اطاعت کرتے ہیں۔''

معاشرے کی خصوصیات
(Characteristics of Society)

-1 فکر وعمل کی ہم آہنگی

فکر وعمل کی ہم آہنگی معاشرے کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ معاشرہ ہم خیال افراد کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یکساں سوچ ہی انھیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ جس معاشرے میں نظریاتی اختلافات ہوں وہاں خود غرضی اور نفرتوں کا رنگ نظر آتا ہے۔ فکر وعمل کی ہم آہنگی سے ان کے درمیان یک رنگی پیدا ہوتی ہے اور یہ ایک لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔

-2 مشترکہ مقاصد

معاشرہ مشترکہ مقاصد کے لیے قائم ہوتا ہے۔ یہ وقتی یا عارضی نہیں ہوتے بلکہ دائمی اور مستقل ہوتے ہیں۔ ان مشترکہ مقاصد کا حصول لوگوں کے درمیان اتحاد وتعاون کا باعث بنتا ہے۔

-3 مستقل اور پائیدار

معاشرہ مستقل اور پائیدار ہوتا ہے۔ مشترکہ مقاصد کی بنا پر معاشرے کے افراد کے مابین ایک مستقل اور پائیدار رشتہ قائم ہوتا ہے۔ وہ ان مقاصد کے لیے مستقل جدوجہد کرتے ہیں۔ مستقل ہونے کی یہی کیفیت معاشرے کو دوسری انجمنوں سے برتر کرتی ہے جو عارضی مقاصد کے حصول کے لیے قائم ہوتی ہیں۔

-4 قدرتی ادارہ

معاشرہ ایک قدرتی انسانی ادارہ ہے۔ یہ مصنوعی طور پر وجود میں نہیں آتا۔ ہر فرد پیدائش کے فوراً بعد معاشرے کا رکن بن جاتا ہے۔

-5 ہمہ گیریت

معاشرہ ہمہ گیریت کا حامل ہے۔ انسانی زندگی کے تمام معاملات اس میں شامل ہیں۔ فرد کی زندگی کا کوئی پہلو بھی اس سے باہر نہیں۔ فرد کے تمام رشتے خواہ شعوری ہوں یا غیر شعوری منظم ہوں یا غیر منظم معاشرے کے مرہونِ منت ہیں۔

6- تغیر پذیری

معاشرہ تغیر پذیر ہے۔ افراد اور معاشرہ کے اپنے اصول اور قوانین ہوتے ہیں لیکن وہ جامد نہیں ہوتے بلکہ فرد کی ذہنی تبدیلیوں کے ساتھ ان میں بھی تبدیلی ہوتی رہتی ہے اس طرح معاشرے میں بھی تبدیلی کا عمل جاری رہتا ہے۔

7- آفاقی نوعیت

معاشرہ آفاقی نوعیت رکھتا ہے۔ یہ علاقائی حدود و قیود سے آزاد ہوتا ہے۔ یہ چند خاندانوں پر بھی مشتمل ہوسکتا ہے اور بہت سی ریاستوں پر بھی۔

8- منظم معاشرہ

معاشرہ چونکہ منظم ادارہ ہے، لہٰذا اس کے اپنے قواعد وضوابط ہوتے ہیں۔ یہ قواعد وضوابط اس معاشرے کو اپنے جیسے دوسرے اداروں سے ممتاز کرتے ہیں۔ اگر کوئی فرد ان قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کو معاشرتی خلاف ورزی کا مرتکب سمجھا جاتا ہے۔

فرد اور معاشرے کا باہمی تعلق

(Relationship between Individula and Society)

1- فرد اور معاشرہ لازم وملزوم

فرد اور معاشرہ لازم وملزوم ہیں۔ دونوں کا باہمی تعلق بہت گہرا ہے۔ پیدائش سے لے کر موت تک ایک فرد معاشرے کے تعاون کا محتاج ہے۔ معاشرہ اس کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔ اس کے علاوہ فرد کی شخصیت و کردار کی تعمیر معاشرے کے اندر رہ کر ہوتی ہے۔ اگر کوئی فرد معاشرے سے تعلق ختم بھی لے تو پھر بھی اس کو کسی نہ کسی مرحلے پر معاشرے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

2- بقائے نسل اور انسانی پرورش

انسان جب پیدا ہوتا ہے تو بالکل بے بس ولاچار ہوتا ہے وہ ایک گھونٹ پانی بھی خود نہیں پی سکتا۔ جانوروں کے بچوں کے برعکس انسانی بچے کی پرورش بہت مشکل کام ہے اگر معاشرہ نہ ہوتو بچہ پیدائش کے کچھ دیر بعد مرجائے اور آہستہ آہستہ انسانی نسل ختم ہوجائے۔ بقائے نسل انسانی اور بچے کی پرورش معاشرے میں ہی رہ کر ممکن ہے۔

3- قوت گویائی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ یہ صلاحیتیں معاشرے کی بدولت نشوونما پاتی ہیں۔ اگر فرد معاشرے میں نہ رہے تو ان صلاحیتوں کا نشوونما پانا ممکن نہیں ہے مثلاً قوتِ گویائی اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جب انسان معاشرے کے اندر رہے۔ اگر انسانوں سے دور اس کو جنگل میں چھوڑ دیا جائے تو وہ بولنا نہ سیکھ سکے گا۔

4- تعلیم وتربیت

بچے کی تعلیم وتربیت معاشرے کی بدولت ہوتی ہے۔ جن لوگوں میں وہ رہتا ہے جس قسم کے خاندان سے اس کا تعلق ہوتا ہے

وہ اسی قسم کی تعلیم و تربیت حاصل کرتا ہے اور اس کے مطابق اپنی ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے۔

5- تہذیب و ثقافت کی ترقی

تہذیب و ثقافت کی ترقی بھی معاشرے کی بدولت ہے۔ انسان کی زبان، تہذیب و تمدن، علم، فلسفہ اور سائنس سب کی ترقی معاشرے کی بدولت ممکن ہوتی ہے۔ انسان نے کافی حد تک قدرتی آفات پر قابو پالیا ہے۔ مظاہر قدرت کو مسخر کر لیا ہے۔ نئی نئی آرام دہ ایجادات کی ہیں۔ یہ سب معاشرے کی بدولت ہیں۔

6- ورثے کی منتقلی

معاشرہ ہر نسل کی ترقی کے تجربات کو اگلی نسل تک منتقل کر دیتا ہے۔ صدیوں سے انسانی ورثہ معاشرے کی بدولت اگلی نسلوں تک منتقل ہوتا آ رہا ہے۔ اگر معاشرہ نہ ہوتا تو علوم و فنون کی ترقی اگلی نسلوں تک منتقل نہ ہوتی۔

7- ضروریات کی تکمیل

فرد کی بے شمار ضروریات کی تکمیل معاشرے کی بدولت ممکن ہیں۔ فرد کو روٹی، کپڑے اور مکان کی بنیادی ضروریات کے علاوہ دیگر بے شمار اشیا کی ضرورت پڑتی ہے۔ تقسیم کار کے اصول کی بدولت معاشرے کے افراد ایک دوسرے کی ضروریات پوری کرتے رہتے ہیں۔ اگر معاشرہ نہ ہوتو ہر فرد کو روٹی، کپڑا اور مکان خود مہیا کرنا پڑے، جو کہ ناممکن ہے۔

8- اجتماعی ترقی

تمام افراد کی اجتماعی ترقی کسی خاص گروہ یا طبقے تک محدود نہیں ہے۔ معاشرے کا منشا و مدعا افراد کی اجتماعی ترقی ہے۔

کمیونٹی
(Community)

کمیونٹی افراد کے ایسے گروہ کو کہتے ہیں جو مشترک احساسات و اقدار کی بنا پر منظم و مربوط ہو اور ایک مخصوص علاقے میں رہائش پذیر ہو۔

کمیونٹی کی تعریف (Definition of Community)

1- اوسبورن (Osborne)

''افراد کا ایسا گروہ جو مخصوص علاقے میں رہتے ہوں۔ مشترکہ دلچسپیوں اور سرگرمیوں کے حامل ہوں اور زندگی کے تمام معاملات کے بارے میں متحدہ اقدام کریں۔''

2- میک آئیور (MacIver)

''تمام شعبوں میں مشترکہ زندگی گزارنے والوں کو کمیونٹی کہتے ہیں۔''

3- پروفیسر گنز برگ (Prof. Ginsburg)

''مشترکہ رہائش اور باہمی انحصار و تعاون کو کمیونٹی کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔''

کمیونٹی کی اقسام (Kinds of Community)

کمیونٹی کی درج ذیل اقسام ہیں:

1- شہری کمیونٹی (Urban Community)

شہری کمیونٹی بہت بڑی ہوتی ہے۔ شہری کمیونٹی میں لوگ ایک دوسرے سے زیادہ واقف نہیں ہوتے۔ سہولتوں کی فراوانی ہوتی ہے۔ لوگ زیادہ تر تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ لوگوں میں کسی حد تک اخلاص و محبت کی کمی ہوتی ہے۔ نمود و نمائش کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

2- دیہاتی کمیونٹی (Rural Community)

دیہاتی کمیونٹی بستیوں اور گاؤں میں رہائش پذیر ہوتی ہے۔ آبادی کم ہونے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کو جانتے پہچانتے ہیں۔ دیہاتی کمیونٹی میں لوگ کم تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ ضروریاتِ زندگی کی قلت ہوتی ہے تاہم لوگوں میں خلوص و محبت پایا جاتا ہے۔ سب ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں۔

قوم اور قومیت
(Nation And Nationality)

قوم اور قومیت علمِ شہریت کا اہم موضوع ہے۔ قدیم دور میں دونوں کو ہم معنی سمجھا جاتا تھا لیکن اب دونوں کے درمیان فرق واضح کر دیا گیا ہے۔

قوم کا مفہوم (Meaning of Nation)

قوم کو انگریزی میں نیشن (Nation) کہتے ہیں جو لاطینی زبان کے لفظ نیشو (Natio) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ''پیدائش'' کے ہیں گویا قوم کا تعلق فرد کی پیدائش یا نسل سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مفکرین قوم کی اصطلاح کا استعمال نسلی خصوصیات کے حوالے سے کرتے ہیں۔ دورِ حاضر میں قوم بنانے میں مشترکہ نسل کا کردار ثانوی ہو گیا ہے اور دیگر عوامل نے اس کی جگہ لے لی ہے۔

قوم کی تعریف (Definition of Nation)

1- لارڈ برائس (Lord Bryce)

''قوم ایک قومیت ہے جس نے خود کو سیاسی وحدت کے طور پر منظم کر لیا ہو جو آزاد ہو چکی ہو یا آزادی حاصل کرنا چاہتی ہو۔''

2- گلکرائسٹ (Gilchrist)

''افراد کا گروہ جب ریاست کی صورت میں منظم ہو جائے تو وہ قوم بن جاتا ہے۔'' گویا وہ ریاست اور قومیت کے مجموعے کو قوم قرار دیتا ہے۔

3- ہیز (Hayes)

''قومیت اتحاد اور سیاسی آزادی حاصل کرنے کے بعد قوم بن جاتی ہے۔'' ہم آسان لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ جب قومیت

کا جذبہ رکھنے والے لوگ سیاسی طور پر منظم ہوکر آزادی حاصل کر لیتے ہیں تو وہ ایک قوم بن جاتے ہیں۔

قومیت کا مفہوم (Meaning of Nationality)

قومیت دراصل اپنائیت کے ایک ایسے احساس اور جذبے کا نام ہے جو افراد کے مابین مشترکہ نسل، رنگ، مشترکہ مذہب، مشترکہ علاقے، مشترکہ زبان اور مشترکہ روایات و مقاصد کی بنا پر پیدا ہوتا ہے۔ اس جذبے کی بنا پر لوگ اپنے آپ کو دوسروں سے الگ اور خود کو ایک رشتے میں منسلک سمجھتے ہیں۔

قومیت کی تعریف (Definition of Nationality)

1- گلکرائسٹ (Gilchrist)

''قومیت ایک روحانی جذبہ ہے جو ان افراد میں جنم لیتا ہے جو عام طور پر ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔ ایک ہی علاقے میں رہتے ہوں مشترکہ زبان، مذہب، تاریخ، روایات اور سیاسی مقاصد و اتحاد کے متعلق یکساں نظریات کے حامل ہوں۔''

2- گارنر (Garner)

''افراد میں قومیت کی خصوصیات اس وقت جنم لیتی ہیں جب ان میں بعض رشتوں میں منسلک ہونے کا شعور پیدا ہو جاتا ہے اور اسی شعور کی بنیاد پر وہ خود کو ایک الگ معاشرتی وحدت تصور کرتے ہیں۔''

قوم اور قومیت میں فرق

قوم اور قومیت کی تعریف سے دونوں کے مابین فرق واضح ہو جاتا ہے۔ قوم کی اصطلاح ہم سیاسی معنوں میں استعمال کرتے ہیں جب کہ قومیت بعض مشترکہ خصوصیات کی بنا پر پیدا ہونے والا جذبہ یا احساس ہے۔ یہی جذبہ جب سیاسی طور پر افراد کو منظم کر دیتا ہے تو ایک قومیت رکھنے والے افراد ایک قوم بن جاتے ہیں۔

قومیت کے عوامل (Elements of Nationality)

قومیت کا جذبہ پیدا کرنے والے اہم عوامل درج ذیل ہیں:

1- اشتراکِ نسل

نسلی اتحاد قومیت کے عوامل میں ایک اہم ترین عامل ہے۔ نسلی وحدت کا احساس لوگوں میں یگانگت اور اتحاد کا جذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ ہٹلر نے ایک نسل کا نعرہ بلند کر کے جرمن قوم کو دوسری اقوام سے برتر قرار دیا۔ یہودیوں نے نسلی وحدت کی بنا پر خود کو ایک الگ قوم کے طور پر منوایا ہے۔ تاہم اشتراکِ نسل کوئی لازمی عنصر نہیں ہے۔ دنیا کے فاصلے سمٹ جانے سے مخلوط نسلیں بن چکی ہیں۔ بہت سے ممالک مثلاً امریکا، پاکستان اور بھارت وغیرہ میں مختلف نسلوں کے لوگ قومی وحدت میں بندھے ہوئے ہیں۔ بعض ایسے ممالک بھی ہیں جن کے باشندے ایک نسل سے تعلق رکھتے ہیں لیکن وہ الگ الگ قومیں ہیں جیسے برطانیہ اور آسٹریلیا کے لوگ ایک ہی نسل سے تعلق رکھنے کے باوجود الگ قومیں ہیں۔

2- مشترکہ علاقہ

ایک جگہ پر رہنے والے افراد میں تہذیبی و ثقافت یگانگت پائی جاتی ہے مثلاً ہم جس محلے یا علاقے میں رہتے ہیں اس کے

لوگوں سے ہماری محبت دوسرے علاقوں کے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ جذبہ قومیت بھی مشترکہ علاقے کی بنا پر فروغ پاتا ہے۔ پوری دنیا کے اندر لوگوں کو ان کے علاقوں کی بنا پر پکارا جاتا ہے، جیسے پاکستان کے رہنے والوں کو پاکستانی، ترکی کے رہنے والوں کو ترک اور چین کے رہنے والے کو چینی کہا جاتا ہے۔

3- مشترکہ مذہب

مشترکہ مذہب قومی وحدت کی تشکیل میں بڑا اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ دنیا کے بہت سے ممالک مذہبی رجحان کی بنا پر معرضِ وجود میں آئے ہیں۔ اس طرح مذہب نے قومی وحدت کو تشکیل دیا ہے۔

4- مشترک سیاسی مقاصد

سیاسی مقاصد کا اشتراک بھی قومیت کی تخلیق میں مددومعاون ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ دورِ حاضر کی کئی قومیں مشترکہ سیاسی مقاصد کی یکسانیت کی وجہ سے وجود میں آئی ہیں۔ مشترکہ سیاسی مفادات نے امریکی قوم کی تخلیق کی۔ اسی طرح جنوبی افریقہ کے عوام نے مشترکہ سیاسی مقاصد کے تحت قوم کا وجود حاصل کیا۔

اسلامی تصورِ ملت
(Islamic Concept of Millat)

اسلام انسانیت کے حقوق کا علمبردار ہے۔ اسلام نے تمام انسانوں کو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کی حیثیت سے برابر کا درجہ عطا کیا ہے۔ مسلم امت کی بنیاد صرف اور صرف اسلام ہے۔ مسلمان چاہے کہیں بھی رہتے ہوں، کسی بھی نسل سے تعلق رکھتے ہوں، وہ ایک قوم ہیں۔ اسلام میں امت کا لفظ بہت وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے کیونکہ اسلام کی دعوت کسی ایک ملک یا علاقے تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ نظریہ پوری دنیا کے لوگوں کو ایک لڑی میں پرو دیتا ہے۔

ملتِ اسلامیہ میں دنیا کے تمام مسلمان شامل ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ''تمھاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں۔'' ملتِ اسلامیہ کی رُو سے سارے مسلمان ایک مربوط اور متحد جماعت ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ''اور اللہ کی رسی مضبوطی سے تھام لو۔'' دورِ حاضر میں علاقائی حد بندیوں کی وجہ سے مسلمانوں کے علیحدہ علیحدہ وطن ہو سکتے ہیں لیکن ملّی لحاظ سے وہ سب مسلم امت کے ارکان ہیں۔

اسلامی نظریۂ امت کے مطابق جغرافیائی پابندیاں، رنگ ونسل، گورے کالے اور اونچ نیچ کی کوئی قید نہیں لیکن معاہدات کی پابندی لازم ہے۔ اسلامی ملت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت اور ختمِ نبوت پر کامل ایمان ہے۔

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں اسلامی ملت کی بنیاد صرف مذہب پر رکھی ہے۔ آپ نے اسلامی تصورِ ملت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمیؐ
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:۔

i- جس مفکر کے مطابق انسان معاشرتی حیوان ہے:

(الف) روسو (ب) سقراط (ج) ارنسٹ پال (د) ارسطو

ii- بچے کی اولین درسگاہ ہوتی ہے:

(الف) مدرسہ (ب) عبادت گاہ (ج) لائبریری (د) ماں کی گود

iii- ابن خلدون کی وجہ شہرت جس مضمون سے متعلق ہے:

(الف) سیاسیات (ب) نفسیات (ج) عمرانیات (د) اقتصادیات

iv- مشترکہ مقاصد کے لیے قائم ہوتا ہے:

(الف) خاندان (ب) معاشرہ (ج) اقتدارِ اعلیٰ (د) قانون

v- ''قوم ایک قومیت ہے کس نے خود کو سیاسی وحدت کے طور پر منظم کر لیا ہو جو آزاد ہو چکی ہو یا آزادی حاصل کرنا چاہتی ہو۔'' قوم کی یہ تعریف جس مفکر نے کی ہے:

(الف) گلکرائسٹ (ب) جیمز (ج) لارڈ برائس (د) ایف۔جے۔گولڈ

vi- علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسلامی ملت کی بنیاد ہے:

(الف) مذہب (ب) زبان (ج) نسل (د) سیاست

vii- جس شاعر نے اپنے کلام میں اسلامی ملت کی بنیاد صرف مذہب پر رکھی ہے:

(الف) ناصر کاظمی (ب) فیض احمد فیض (ج) نذیر قیصر (د) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

viii- جہاں شوہر، بیوی اور بچے الگ سے رہ رہے ہوں، وہ خاندان کہلاتا ہے:

(الف) مادرسری خاندان (ب) مشترکہ خاندان (ج) علیحدہ خاندان (د) پدرسری خاندان

ix- لاطینی زبان کے لفظ سوشس (Socius) کے لغوی معنی ہیں:

(الف) قوانین (ب) مقاصد (ج) ثقافتی ورثہ (د) دوست

x- تمام شعبوں میں مشترکہ زندگی گزارنے والوں کو کمیونٹی کہتے ہیں۔ یہ الفاظ جس مفکر کے ہیں:

(الف) پروفیسر گنز برگ (ب) میک آئیور (ج) اوسبورن (د) گلکرائسٹ

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:۔

i- خاندان کا مفہوم بیان کریں۔

ii- پروفیسر میک آئیور کی بیان کردہ ''معاشرے'' کی تعریف لکھیں۔

iii- گارنر نے قومیت کی کیا تعریف کی ہے؟
iv- علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی تصور ملت کی وضاحت کیسے کی ہے؟
v- قومیت کی تخلیق میں مشترک سیاسی مقاصد کیسے ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں؟
vi- لارڈ برائس نے قوم کی کیا تعریف کی ہے؟
vii- ارسطو نے انسان کو معاشرتی حیوان کیوں کہا ہے؟
viii- خاندان بچے کو اطاعت کا درس کیسے دیتا ہے؟
ix- مشترکہ خاندان سے کیا مراد ہے؟
x- معاشرے کا مفہوم واضح کریں۔

3- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں:۔

i- خاندان کی تعریف کریں اور اس کی اقسام بیان کریں۔
ii- معاشرے کی تعریف کریں نیز اس کی خصوصیات کا ذکر کریں۔
iii- فرد اور معاشرے کا باہمی تعلق واضح کریں۔
iv- خاندان کی اہمیت اجاگر کریں۔
v- قوم اور قومیت کی تعریف کریں اور ان میں فرق بیان کریں۔
vi- کمیونٹی کی تعریف کریں اور اس کی اقسام بیان کریں۔
vii- اسلامی تصورِ ملت پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔